علامہ عمر بن عبدالعزیز بن مازہ البخاری

(سعید احمد)

نام ونسب:

آپ کا نام عمر (۱) بن عبدالعزیز بن عمر ابن مازہ البخاری الحنفی، اور لقب حسام الدین ہے، ابو محمد، ابو حفص اور ابن مازہ کنیتیں ہیں، لیکن زیادہ مشہور الصدر الشہید، حسام اور حسام شہید کے القاب

۱۔ سوانح حیات کے لئے دیکھئے:

الاعلام بتاریخ اہل الاسلام از ابن ابی شہبہ (قلمی نسخہ): پبلک لائبریری رباط، مجمع علمی عراق (۳۸۸)، التاریخ الکبیر از ذھبی (قلمی نسخہ): ۳۰۱۰ ملخص تاریخ الاسلام للذھبی از حصکفی (قلمی نسخہ): لائبریری محکمہ اوقاف (۵۸۹۲) واقعات ۵۳۶ھ از جلد ۸، حیون التواریخ از ابن شاکر الکتبی (قلمی نسخہ): لائبریری کیمرج یونیورسٹی، مجمع علمی عراق، (۵۱۔۵۴)، الجواہر المضیۃ: ۱/۳۹۱۔۳۹۲ (نمبر ۱۰۸۱)، ۲/۳۷۵، ۴۰۷، طبقات الشافعیۃ (اسنوی): ۱/۴۳۴۔۴۳۵ (۳۸۹)، الفوئد البہیۃ: ۱۴۹ طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ): ۹۳، رسالۃ فی بیان السلف منالعلماء الراسخین (قلمی نسخہ جس کا مصنف نامعلوم ہے) مکتبۃ الدراسات العلیا بکلیۃ آداب جامعہ بغداد ورقۃ ۶ ب، طبقات اصحاب الحنفیہ از حنائی (قلمی نسخہ) ورقہ ۲۶ ب، تاج التراجم: ص ۴۶۔۴۷ (۱۳۹)، ص ۹۱ النجوم الزاہرۃ: ۵/۲۶۸، الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ: ۱/۴۲۹ (۲۲۹)، الوافی بالوفیات: ۴/۲۴۳ (۱۷۷۴)، مفتاح السعادۃ: ۲/۲۷۷، ۲۸۲، ۶۰۲، ۶۰۳، الکامل (بیروت): ۱۱/۸۵۔۸۶، ۳۱۰۔۳۱۱، ۱۲/۲۵۶۔۲۵۷، وفیات الاعیان: ۷/۲۳۳، چہار مقالہ: ۱۰۹۔۱۱۳، تذکرۃ النوادر: ص ۵۲ (۴۴)، ص ۵۷۔۵۸ (۵۳)، الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الاسلامی: ص ۱۸ (۵۲۲)، کشف الظنون (حاجی خلیفہ): ۱۱، ۴۶، ۱۱۳، ۵۶۳، ۵۶۹، ۱۲۲۲، ۱۲۲۴، ۱۲۲۸، ۱۲۳۱، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۳۱، ۱۴۳۵، ۱۴۷۱، ۱۹۷۰، ۱۹۹۸، ایضاح المکنون: ۲/۱۲۴، ہدیۃ العارفین ۱/۷۸۳ الاعلام (زرکلی): ۲/۲۱۰، ۱۰/۱۶۱، المستدرک الثانی للاعلام: ص ۱۶۰، معجم المؤلفین: ۷/۲۹۱، معجم المصنفین (تونکی): ۱/۱۶۰۔

مزید دیکھئے: Brock. G.L. 1/374, S.1/639. F. Sezgin: G.S. 1/437-438.

ان دونوں کتب میں دیگر مراجع بھی بیان کئے گئے ہیں۔ راحۃ الصدور: ص ۲۷، مزید ان لائبریریوں

سے ہیں، قرشی نے ان کے القاب میں برہان الائمہ کا بھی اضافہ کیا ہے(۱) یہی لقب ان کے والد کا بھی ہے۔

تاریخ ولادت: آپ ماہ صفر ۴۸۳ھ بمطابق ۱۰۹۰ء میں پیدا ہوئے۔(۲)

خاندان:

امام حسام الدین صدر الشہید کا تعلق ایک ایسے خاندان سے ہے جو شرافت نسبی اور بزرگی میں بلند پایہ تھا اور بخارا میں اپنے علم ومعرفت، سخاوت وحکومت میں معروف تھا، اس خاندان کا سلسلہ نسب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جا پہنچتا ہے، قذوینی کہتے ہیں:

بخارا ہمیشہ فقہاء کا مسکن، فضلاء کا خزانہ اور نظری علوم کا مرکز رہا ہے، جہاں کی علمی سیادت ایک ایسے خانوادہ میں رہی جس کے سربراہ کو احتراماً خواجہ امام اجل کے لقب سے موسوم کیا جاتا تھا، اور اب تک (یعنی تاریخ تالیف کتاب ۶۷۴ھ) ان کی نسل باقی ہے، ان کا سلسلہ نسب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔(۳)

یہ خاندان اپنی فضیلت و بزرگی کی وجہ سے سلاطین بخارا میں شمار ہوتا تھا، قرشی بیان کرتے ہیں کہ صدر الشہید کے جد اعلیٰ عمر ''مازہ'' سے مشہور تھے جو ان کا لقب تھا، ان کی اولاد کو بنی مازہ کہا جاتا ہے۔(۴)

کے مخطوطات کی فہرستیں دیکھئے جن میں صدر الشہید کی کتابوں کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ اس فصل کے ''ان کی تصنیفات'' کے موضوع میں ہم نے ان کے قلمی نسخوں کے حوالے دیئے ہیں۔ مزید برآں ان کتب کو دیکھئے جو ان کی کتب سے نقل کی گئی ہیں۔ اس کو ہم نے موضوع ''کتاب ادب القاضی کو اہمیت اور علمی قدر و قیمت'' اور ''تحقیق وتدقیق میں جن قلمی نسخوں پر اعتماد کیا گیا ہے'' کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

۱۔ الجواہر المضیۃ: ۱/۳۹۱۔

۲۔ تاریخ ولادت کے بارے میں دیکھئے: الاعلام: ۲/۲۱۰، معجم المؤلفین: ۷/۲۹۱، بروکلمان: ۱/۳۷۴۔

۳۔ خاندان آل مازہ کیلئے دیکھئے کتاب چہار مقالہ (نظامی سمرقندی) کا حاشیہ جو محمد بن عبدالوہاب قزوینی نے لکھا ہے: ۱۰۹۔۱۱۰۔

۴۔ آثار العباد: ۳۴۳۔

عبدالعزیز(۱) بن عمر بن مازۃ (شارح کے والد گرامی) جو برہان الائمۃ برہان الدین الکبیر، سراج الائمہ، الصدر الماضی اور الصدر الکبیر کے القاب سے مشہور تھے۔ جب سلطان سنجر نے ان کو میں بخارا بھیجا۔(۲) تو ان ان کو صدر کا خطاب دیا تھا، آپ اہلیانِ بخارا کے امام تھے۔ اور بخارا کے اعیان ورؤساء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کے دو فرزند تھے، ایک یہی شارح کتاب اور دوسرے تاج الدین احمد (۳) جن کا لقب الصدر الشہید تھا، جو مصنف ہدایہ کے استاذ تھے۔

احمد کے دو بیٹے تھے ایک برہان الدین محمود(۴) جو محیط برہانی اور ذخیرہ برہانیہ کے مصنف ہیں، ان کا لقب صدر الدین تھا، ابن کمال پاشا نے ان کو مجتہدین میں شمار کیا ہے۔ برہان الدین محمود کے ایک فرزند صدر الاسلام طاہر(۵) جو فقہاء حنفیہ کے اعیان میں شمار ہوتے تھے اور فروغ واصول (فقہ) میں پوری مہارت رکھتے تھے۔

الصدر السعید احمد کے دوسرے فرزند مسعود تھے، انہی مسعود کے بیٹے برہان الاسلام عمر

۱۔ ان کی سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۱/۳۲۰(۸۵۵)، الفوائد البہیۃ: ص ۹۸، طبقات الفقہاء طاش کبری زادہ: ص۸۲، طبقات اصحاب الحنفیہ (حنائی): قلمی نسخہ ورقہ ۲۳، چہار مقالہ: ۱۰۹، راحۃ الصدور: ۲۷۔

۲۔ التعلیقات السنیۃ علی الفوائد البہیۃ: ص ۹۸ء

۳۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۱/۴۷۔۷۵ (۱۳۰)، الطبقات السنیۃ: ۱/۴۲۹ (۲۲۹)، الفوائد البہیۃ: ۲۴، طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ)، ص۹۲، طبقات ابن حنائی: ورقہ ۲۶ ب، چہار مقالہ ص ۳۱، ۱۱۰۔

۴۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الفوائد البہیۃ: ۲۰۵۔۲۰۷، غالبًا ان کا نام محمود کی بجائے محمد ہے، اکثر فقہاء اس پر متفق ہیں، تاریخ الادب العربی (بروکلمان) میں بھی اس طرح ہے ۱/۲۵۰، سوانح حیات کیلئے مزید دیکھئے: تاج التراجم: ظ۷۰(۲۱۲)، تذکرۃ النوادر: ۶۰۔۶۱، ان کی کتب کے مخطوطہ نسخوں کیلئے دیکھئے: بروکلمان (جرمن): ۱/۶۴۲، فہرست جستر بیتی آئرلینڈ: ۴/۴۲ (۳۸۶۷)، فہرست مخطوطات مکتبۃ اوقاف موصل: ۲/۱۵۴۔۱۵۵ (۵، ۷)، ۴/۸۹ (۵۴۔۵۷۔۹)، دفتر فاتح کتب خانہ: ص ۱۳۳ (۲۳۰۸۔۲۳۱۷)، فہرست مخطوطات مصورۃ: ۱/۲۶۱، فہرست مکتبۃ ازہریۃ ۲/۱۵۸، ۲۵۶۔

۵۔ الفوائد البہیۃ: ص ۸۵، تاج التراجم: ص ۳۰ (۸۳)۔

(متوفی ۶۱۵) ہیں (۱) اور عمر کے فرزند نظام الدین محمد بن عمر ہیں۔(۲)

شارح کتاب یعنی امام حسام الدین عمر بن عبدالعزیز صدر شہید کے فرزند امام شمس الدین محمد ابوجعفر (متوفی ۵۶۰) (۳) کا شمار بخارا کے اکابر فقہاء اور اعیان میں ہوتا تھا اور یہ ملوک وسلاطین کے ہاں بہت مقبول تھے، محمد کے فرزند عبدالعزیز (۴) ہیں جن کا شمار فقہاء حنفیہ میں ہوتا تھا (۵) اور یہ آل برہان کے مشاہیر اور رؤساء میں شمار ہوتے تھے، عبدالعزیز کے بیٹے محمد المعروف صدر جہان و جہان فارسی تھے۔(۶) یہ محمد خاندان بنی مازۃ کے ایک عظیم اور سب سے مشہور سپوت تھے، اور بحث و مناظرہ میں ایک عدیم النظیر امام مانے جاتے تھے، تقریباً چھ ہزار فقہاء ان کے زیر سرپرستی رہتے تھے۔(۷) محمد کے ایک بھائی افتخار جہان کے دو بیٹے ملک الاسلام اور عزیز الاسلام تھے۔(۸)

امام صدر شہید کی اجمالی سیرت:

امام صدر شہید حسام الدین عمر ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اور ان کے بھائی صدر سعید تاج الدین احمد نے اپنے والد گرامی برہان الائمہ صدر اجل عبدالعزیز کی زیر نگرانی پرورش پائی۔ ان کے والد نے خود ہی ان کی تربیت کی اور ان کو تعلیم دی۔ ان کے والد نے اپنے بیٹوں کی حسن تربیت وتدریس اور تحصیل علم پر اس قدر توجہ دی کہ علم فقہ میں انہیں اپنے متعدد ہم عصر فقہاء پر فوقیت حاصل ہوگئی۔

۱۔ الجواہر المضیۃ: ۱/۳۹۹ (۱۱۰۴)، لباب الالباب: ۱/۱۶۹۔۱۷۴، چہار مقالہ: ۱۱۱۔۱۱۲۔

۲۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: چہار مقالہ: ۱۱۲، لباب الالباب: ۱/۱۷۶۔

۳۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۲/۱۰۲ (۳۰۷)، الفوائد البہیۃ: ۱۸۳، الکامل (صادر) ۱۱/۳۱۰۔۳۱۱ (واقعات ۵۵۹)، الوافی بالوفیات: ۴/۲۴۳ (۱۷۷۴)، چہار مقالہ: ۱۱۰۔

۴۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۱/۳۲۱ (۸۵۸)، چہار مقالہ: ۱۱۰، براؤن: ۱۱۲۔

۵۔ چہار مقالہ: ۱۱۰۔

۶۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۲/۸۴ (۲۴۸)، چہار مقالہ: ۱۱۱، سیرت جلال الدین المنکبرتی ۲۳۔۲۴، الفوائد البہیۃ: ۱۷۷، وفیات الاعیان (تحقیق ڈاکٹر احسان عباس) ۷/۲۳۳، مفتاح السعادۃ ۱/۲۸۵۔

۷۔ سیرت جلال الدین المنکبرتی: ص ۲۳۔۲۴، طبع مصر ۱۹۵۳ء: ص ۶۹۔

۸۔ چہار مقالہ: ۱۱۲، سیرت جلال الدین منکبرتی (مصر): ۹۴۔

ہم خاندان بنی مازہ کا شجرہ نسب بیان کرتے ہیں جس کی یہ صورت ہے:

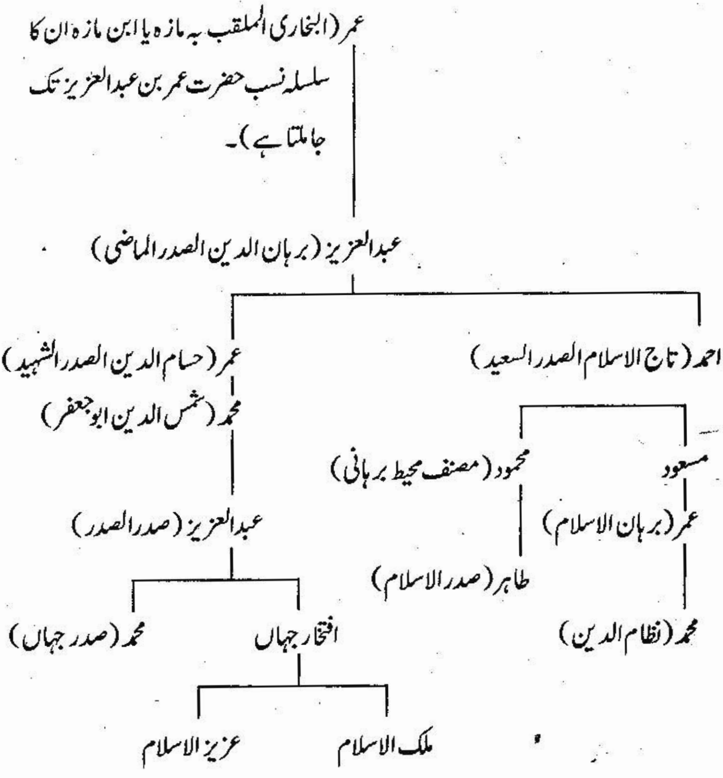

یہ شجرہ نسب ہم نے مختلف تاریخی مصادر کو پیش نظر رکھ کر تیار کیا ہے، مگر ڈاکٹر براؤن نے اس خاندان کا جو شجرۂ نسب تیار کیا ہے وہ اس سے مختلف ہے۔(۱)

واقعات وآثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاندان طویل عرصہ تک باقی رہا۔(۲)

برہان الدین زرنوجی (متوفی ۶۲۰ھ)(۳) تعلیم المتعلم میں اپنے استاد برہان الدین

۱۔ چہار مقالہ: ۱۱۳۔ ۲۔ چہار مقالہ: ۱۱۲۔

۳۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۲/۳۱۲ (۴۴۹)، ۲/۳۶۴ (۸۰۱)، الفوائد البہیۃ: ص ۵۴، دائرۃ المعارف: ج ۱۰، ۳۴۵، اکتفاء القنوع: ۱۹۰، بروکلمان: ۱/۴۲۹۔

☆ ماابیح للضرورۃ یقدر بقدرھا ☆ جو چیز ضرورتاً مباح کی گئی ہو اس کی مقدار کا تعین بھی اسی کے مطابق ہوگا ☆

مرغینانی (متوفی ۵۹۳ھ) مصنف ہدایہ (شاگرد حسام) سے روایت کرتے ہیں کہ صدر اجل برہان الائمہ اپنے بیٹوں صدر شہید اور صدر سعید کے لئے سبق دینے کا وقت جملہ اسباق کے بعد چاشت کا وقت مقرر کیا ہوا تھا، جب صاحب زادگان کہتے کہ اتنی دیر تک بیٹھے بیٹھے ہم اکتا جاتے ہیں تو ان کے والد گرامی انہیں یہ جواب دیتے: میرے پاس اکناف عالم سے غرباء و امراء کے لڑکے آئے ہوئے ہیں اس لئے پہلے انہیں سبق پڑھاؤں گا۔ اس طرح اپنے والد کی شفقت و عنایت کے طفیل ان کے یہ بیٹے علم فقہ میں بیشتر ہم عصر فقہاء سے برتری حاصل کر گئے۔(۱)

دونوں بھائیوں نے تحصیل علم میں بڑی محنت کی، بالخصوص امام حسام نے حصول علم میں اس قدر سخت محنت کی کہ امام ابوحنیفہ کے مذہب میں خوب ماہر ہو گئے، اور ان کی عظمت میں بالتدریج اضافہ ہونے لگا۔ انہوں نے اپنے والد گرامی کی زندگی میں ہی خراسان کے علماء و فضلاء میں ایک نمایاں و ممتاز مقام حاصل کر لیا تھا۔ انہوں نے علماء کے ساتھ علمی بحث و مناظرے کئے اور اپنے ہر مدمقابل پر نہ صرف غالب آتے رہے بلکہ بحث و مناظرے کے میدان میں ان سے بازی لے جاتے رہے، جیسا کہ ذہبی نے بیان کیا ہے۔(۲) امام حسام فقہاء کو درس دیتے تھے اور وہ وقت کے شیخ تھے، بلکہ یگانہ روزگار تھے(۳) قاضی و مجرم اور موافق و مخالف سب ہی ان کے مرتبہ وفضیلت کے قائل تھے، ان کی عظمت کا شہرہ ماوراء النہر تک پہنچ گیا، حتیٰ کہ بادشاہ وقت اور دوسرے تمام لوگ آپ کی تعظیم و تکریم کرتے اور آپ کی رائے کے مطابق فیصلے کرتے۔ اس طرح آپ نے احترام و مقبولیت کی زندگی بسر کی۔(۴)

قرشی بیان کرتے ہیں کہ مصنف ہدایہ نے اپنی معجم الشیوخ میں بیان کیا ہے کہ میں نے ان سے نظری علوم و علم فقہ حاصل کیا اور ان کی نظری محفلوں سے مجھے بڑے بڑے فوائد حاصل ہوئے، وہ میرا انتہائی احترام کرتے اور اہم اسباق میں مجھے اپنے خاص تلامذہ میں شمار کرتے تھے،

۱۔ تعلیم المتعلم: ۳۶، شرح تعلیم المتعلم: ص ۳۶، التعلیقات السنیۃ علی الفوائد المضیۃ: ص ۹۸۔

۲۔ التاریخ الکبیر (مخطوطہ) وملخص تاریخ الاسلام (حصکفی) مخطوطہ: ج ۸ ورقہ ۲۵ آ، الاعلام بتاریخ اہل الاسلام (ابن قاضی شہبۃ) مخطوطہ: ورقہ ۳۸۷ آ، نسخہ مجمع علمی عراق، طبقات الاسنوی: ۱/۴۳۴۔۴۳۵

۳۔ الفوائد البہیۃ: ۱۴۹۔

۴۔ التاریخ الکبیر (مخطوطہ) وملخص التاریخ الکبیر، النجوم الزاہرۃ: ۵/ ۲۶۸، ملخص تاریخ الذھبی: ج ۸ (۲۵)۔

لیکن مجھے ان سے روایت کرنے کی اجازت حاصل نہ ہوسکی، البتہ متعدد مشائخ کے توسط سے مجھے ان کی روایات ملی ہیں۔(۱)

امام صدر شہید کی قدر و منزلت بہت بڑھ گئی حتیٰ کہ شاہان وقت بھی انہیں کی رائے کے مطابق عمل کرتے۔ یہاں تک کہ آپ ۵ صفر ۵۳۶ھ بمطابق ۱۱۴۱ء کو معرکہ قطوان میں شہید ہو گئے۔(۲)

معرکہ قطوان اور امام صدر الشہید کی شہادت:

ابن شاکر الکتبی نے عیون التواریخ میں تاج الدین ابن حمویہ سے نقل کرتے ہوئے اس معرکہ کی یہ تاریخ بیان کی ہے:

ایک ترکی طائفہ جو قذلق کے نام سے معروف تھا سمرقند کے گرد و نواح ماوراء النہر میں اپنے مویشی چرایا کرتا تھا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا تھا، ان کے پاس کثیر اموال و چوپائے تھے اور لاتعداد بھیڑ بکریاں تھیں، اس علاقہ کے رہنے والے لوگ ان سے خوش تھے اور ان کی وجہ سے کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے تھے، وہ خود بھی دوسروں کے اموال کو نہیں چھیڑتے تھے اور اپنے مویشیوں کو ان کے کھیتوں سے بچا کر رکھتے تھے، بعد میں سلطان سنجر (۳) کے گورنروں نے اس کو اکسایا اور اس پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ ان لوگوں پر چڑھائی کرے۔ ان کے مال و مویشی چھین لے اور ان کے ساتھ جنگ کرے، چنانچہ سلطان سنجر اپنی فوج لے کر ان کی طرف چل پڑا اور

۱۔ الجواہر المضیۃ: ۱/۳۹۱-۳۹۲۔

۲۔ اس معرکہ کے بارے میں دیکھئے: عیون التواریخ (ابن شاکر الکتبی) اور ابن اثیر: ۱۱/۸۵، شذرات الذہب: ۴/۱۱۱، العبر: ۴/۹۸، التاریخ الکبیر (ذہبی) مخطوطہ وملخص التاریخ الکبیر: ج ۸ ورقہ ۲۵ آ، المنتظم ۱۰/۹۶، قطوان سمرقند میں ایک جگہ کا نام ہے۔ بعض کہتے ہیں وہاں کی ایک بستی ہے۔ مزید دیکھئے چہار مقالہ: ۱۰۷۔

۳۔ سلطان سنجر بن ملک شاہ بن الپ ارسلان ۴۷۹ھ کو سنجار میں پیدا ہوا اور اپنی بھائی کی وفات کے بعد اس کو سلطان کا خطاب دیا گیا۔ عالم اسلام میں خطبوں میں چالیس سال تک بطور سلطان اس کا نام پڑھا جاتا رہا اس سے قبل تقریباً بیس سال تک اس کو ملک کے خطاب سے یاد کیا جاتا رہا۔ اس نے مرتے وقت اپنے بھانجے الملک محمود بن محمد بن بغراخان کو خراسان میں اپنا جانشین مقرر کیا۔ دیکھئے الکامل فی التاریخ: ۱۱/۲۲۲۔

ان کے ساتھ جنگ شروع کر دی، اس نے ان کا عرصہ حیات تنگ کر دیا اور ان کو تباہ و برباد کر کے وہاں سے جلاوطن کر دیا۔ اس کی افواج نے ان کے مال و مویشی لوٹ لئے، ان کی اولاد کو قیدی بنالیا اور ان کے مردوں کو قتل کر دیا، نتیجتًا وہ شکست سے دوچار ہو کر مراوزکند کی طرف بھاگ گئے، پھر انہوں نے اپنے بڑوں کے ایک وفد کو سلطان سنجر کے پاس بھیجا جو اس سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ ان کی اولاد کو رہا کر دے، چنانچہ وفد نے اس کے پاس جا کر کہا کہ ہم صحراء و بیابان کے لوگ ہیں، نہ ہم کسی کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور نہ ہمیں کسی سے کوئی تکلیف ہوئی ہے۔ نہ ہم کسی کو ڈراتے دھمکاتے ہیں اور نہ ہی درختوں اور کھیتوں کو اجاڑتے ہیں، اسکے ساتھ ہی ہم ہر سال بادشاہ کو پانچ ہزار گھوڑے اور پینتیس ہزار بکریاں اپنے جنگل کے خراج کے طور پر ادا کرتے ہیں، مگر سلطان سنجر نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی، اور ان کی درخواست کو نظر انداز کر دیا، وفد کی اس ناکامی کے بعد وہ چین کے بادشاہ خان خاناں کے پاس چلے گئے اور اس سے فریاد کی، اور اس کو ماوراء النہر پر حملہ کرنے کی ترغیب دی اور ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا، چنانچہ چین کے بادشاہ نے اپنی فوج کو اکٹھا کیا اور وہ سات لاکھ لڑنے والوں کی معیت میں چل پڑا، ادھر سلطان سنجر نے بھی پوری تیاری کی اور ستر ہزار فوج جمع کر لی، پھر سمرقند سے چھ منزلیں دور صحرا میں دونوں کا رن پڑا، جب دونوں طرف سے عساکر کی صف بندی ہوگئی تو پھر ان میں مڈبھیڑ ہوئی اور تلاطم خیز جنگ واقع ہوئی، نتیجتًا پہلے ہی مرحلے میں سنجر کی فوج سے پانچ ہزار سے زائد آدمی قتل ہوئے، یہ قتل و غارت جاری رہی یہاں تک کہ مسلمانوں کی فوج نے شکست کھائی۔ ان کے جرنیلوں کو قتل کر دیا گیا اور مردوں کو پیس ڈالا گیا، سنجر اپنی جان بچانے پر مجبور ہو گیا، اسکی بیوی اولاد اور اس کے خواص کو قیدی بنالیا گیا، گورنر قماج، اَیان، یَنعسی بک اور بکتمر سلاح دار وغیرہ کو قتل کر دیا گیا، اور فقیہ حسام ابن مازہ حنفی شہید ہو گئے، چینی فوجوں نے سمرقند و بخارا میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا، اور منادی کرنے والے نے وہاں کے باشندوں کیلئے امان کی منادی کر دی۔ ان کے بادشاہ نے قصر خلافت پر قبضہ کر لیا اور ہر شہر میں اپنا نائب مقرر کر دیا اور لوگوں کو اپنے حال پر رہنے دیا، وہ لوٹ مار کا مال لیکر اپنے ملک کو واپس چلے گئے، ماوراء النہر انہیں کے قبضے میں رہا یہاں تک کہ خوارزم شاہ بن تکس نے ۶۰۹ھ میں یہ ملک ان سے آزاد کرا لیا، یہ واقعہ جمادی الاخریٰ کے آخر میں وقوع پذیر ہوا۔ (۱) مگر ذہبی نے انکے شہید ہونیکی دوسری تاریخ بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں:

۱۔ عیون التواریخ (قلمی نسخہ مجمع علمی عراق): ورقہ ۱۳۸ب۔ ۱۳۹آ۔

امام صدر شہید ماہ صفر میں سمرقند میں صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہید ہوئے اور بعض کے نزدیک مذکورہ معرکہ (قطوان) میں شہید ہوئے، چین اور ترکی کی بے شمار فوجیں کورخاں (۱) کی سربراہی میں اکٹھی ہوکر سلطان سنجر سے لڑنے کے لئے چل پڑیں، ادھر سلطان سنجر بھی خراسان، عرنہ، غور، بجستان اور ماریدران کی فوجوں کی معیت میں ان سے لڑنے کے لئے چل پڑا، سلطان سنجر کی فوجوں نے دریا جیحوں کو عبور کیا اور پھر دونوں فوجوں کی لڑائی ہوئی اور بہت زوروں پر ہوئی، اس دن پانچ صفر تھا اور اس دن بجستان کے گورنر کو مصیبت کا منہ دیکھنا پڑا، مسلمانوں نے شکست کھائی اور ان میں سے بے شمار افراد قتل ہوئے، سلطان سنجر نے شکست کھائی۔ (۲)

ابن اثیر نے بھی حوادث ۵۳۶ کے ضمن میں اس معرکہ کو قدرے اختلاف کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے۔ (۳)

ابن تغری بردی نے ان کی شہادت کے واقعہ کو یوں بیان کیا ہے:

جب سلطان سنجر شاہ بن ملک شاہ چینی فوجوں کے ساتھ لڑائی کے لئے نکلا تو اس نے امام حسام شہید کو بھی اپنے ہمراہ لے لیا، اس کے ساتھ بہت سے فقہاء، خطباء، واعظین اور رضاکاروں کے علاوہ دس ہزار سے زائد نفری تھی، مخالف فوج نے میدان جنگ کے اختتام تک قتل و غارت کی، امام حسام اور دیگر جلیل القدر فقہاء کو قیدی بنالیا گیا، جب چین کا بادشاہ میدان جنگ سے فارغ ہوا تو اس نے ان فقہاء کو بلا کر کہا: تمہیں اس شخص کے ساتھ لڑنے کے لئے کس چیز نے مجبور کیا جو تم سے لڑتا نہیں اور تم اس شخص کو تکلیف دینے پر کیوں آمادہ ہوئے جس نے تمہیں کوئی تکلیف نہیں دی، اس کے بعد اس نے سب کی گردنیں اُڑادیں، سلطان سنجر شکست کھا گیا، اس کی بیوی، اولاد اور ماں کو قیدی بنالیا گیا، اور ان کو بے آبرو کیا گیا، اس کے گورنروں کو قتل کردیا گیا، مرأۃ الزمان کے مصنف

۱۔ کورخان سے مراد چین کا بادشاہ ہے، سلطنت چین کے شاہان یہ خطاب اپنے ساتھ لگاتے تھے، اس کا معنی ہے خان خانان یعنی شاہوں کا شاہ، دیکھئے: سیرت جلال الدین منکبرتی (مصر) ص ۴۳، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۱۷۴، ابن الاثیر: ۱۲/۱۲۱، کورخان کی سوانح حیات کیلئے مزید ۵۳۷ھ کے وفیات میں دیکھئے: ملخص تاریخ الاسلام ذھبی (قلمی نسخہ) ورقہ ۳۰ ب بعض مؤرخین نے کورخان کی بائے کوخان لکھا ہے:

۲۔ دیکھئے: التاریخ الکبیر از ذھبی وملخص تاریخ الاسلام (قلمی نسخہ): ج ۸ ورقہ ۲۵ آ۔

۳۔ الکامل (ابن اثیر): ۱۱/ ۸۵۔۸۶۔

☆ ماحرم اخذہ حرم اعطاؤہ ☆ جس چیز کالینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔☆

کہتے ہیں کہ سنجر شاہ کے بارہ ہزار آدمی قتل کئے گئے، جن میں ان کے سردار بھی شامل ہیں۔ یہ اس قدر عظیم سانحہ تھا کہ اس سے پیشتر جاہلیت اور اسلام کے دور میں نہیں دیکھا گیا، امام ابن مازہ کی شہادت ماہ صفر میں ہوئی۔(۱)

ذہبی ابن سمعانی سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب امام حسام (میدانِ جنگ میں) جانے لگے تو وہ اپنے دوستوں اور اولاد کو اس طرح الوداع کہہ رہے تھے کہ گویا انہوں نے واپس نہیں آنا، رحمہ اللہ ورضی اللہ عنہ۔(۲)

ایک سال کے بعد ان کا جسد خاکی بخارا لایا گیا اور وہیں ان کو دفن کیا گیا۔(۳)

امام صدر شہید کے اساتذہ:

ذہبی نے ابن سمعانی کی یہ روایت نقل کی ہے: امام حسام نے اپنے والد گرامی اور علی بن محمد بن خدام سے حدیث کی ہے، میں نے ان سے مرو میں ملاقات کی ہے اور ان کے ایک مناظرہ میں بھی شریک ہوا ہوں، انہوں نے بغداد کی ایک جماعت سے حدیث کی روایت کی ہے۔ جن میں ابو سعد احمد بن طیوری اور ابو طالب بن یوسف وغیرہ شامل ہیں۔(۴)

امام صدر شہید کے تلامذہ:

جب امام صدر شہید کے علمی مرتبہ کا چرچا ہوا اور انہوں نے ہم عصر علماء میں ایک نمایاں مقام پالیا تو علماء کے ساتھ مناظروں کے ذریعہ ان کا تبحر علمی مزید اجاگر ہوا، ذہبی ابن سمعانی کی یہ روایت بیان کرتے ہیں: میں ان سے مرو میں ملا تھا اور ان کے مناظروں میں بھی شریک ہوا(۵) ہر

۱۔ النجوم الزاہرت در ملوک مصر و قاہرۃ واقعات ۵۳۶ھ: ج ۵، ص ۲۶۸۔

۲۔ التاریخ الکبیر ذھبی (قلمی نسخہ): ورقہ ۲۲۱، الاعلام بتاریخ اہل الاسلام (قلمی نسخہ): ج ۳ قسم ۲ ورقہ ۲۸۶ ب۔ ۲۸۷ آ۔

۳۔ طبقات الشافعیۃ اسنوی: ۱/۴۳۵۔

۴۔ التاریخ الکبیر (ذھبی) ورقہ ۲۲۱، الاعلام بتاریخ اہل الاسلام (قلمی نسخہ): ج ۳، قسم ۲ ورقہ ۲۸۷ آ، ملخص تاریخ الاسلام: ج ۸، ورقہ ۲۵ آ۔

۵۔ سابق حوالہ۔

☆اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام☆ جب حلال وحرام جمع ہو جائیں تو حرام غالب ہوگا☆

موافق ومخالف ان کی علمی حیثیت کا اعتراف کرتا تھا۔(۱) جب انہوں نے فقہاء اور جلیل القدر علماء کو پڑھانا شروع کیا(۲) تو ان کے حلقہ درس میں تشنگانِ علوم کی کثیر تعداد شریک ہونے لگی۔

زرنوجی امام صدر شہید کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے بیٹے شمس الدین محمد کو یہ وصیت کی تھی: علم وحکمت کو ہر روز تھوڑا تھوڑا محفوظ کرنا مستقبل میں بہت بڑا سرمایہ بن جاتا ہے۔(۳)

آپ علماء کے ساتھ اختلاف وشفقت سے پیش آتے تھے اس لئے جلیل القدر علماء ان کے حلقہ درس سے فیض یاب ہوئے، ان کے بعض تلامذہ میں سے یہ حضرات شامل ہیں:

ان کے بیٹے شمس الدین ابوجعفر محمد (۴)

ان کے بھائی تاج الدین احمد صدر سعید (۵)

ان کے بھتیجے برہان الدین محمود بن صدر سعید احمد مصنف محیط برہانی والذخیرۃ (۶)

ان کے بھائی کے پوتے صدر الاسلام طاہر بن محمود (۷)

شرف الدین عمر بن محمد بن عمر (ابوحفص) العقیلی متوفی ۵۷۶ھ (۸)

ابوعلی حسین بن مسعود بن علی بن الوزیر الخوارزمی متوفی ۵۴۳ھ (۹)۔

امام ابوسعید عبدالکریم بن محمد السمعانی التمیمی متوفی ۵۶۲ھ مصنف صاحب الانساب وغیرہ (۱۰)

۱۔ الفوائد البہیۃ: ۱۴۹۔ ۲۔ الفوائد البہیۃ: ۱۴۹۔

۳۔ تعلیم المتعلم: ص ۳۸، شرح تعلیم المتعلم: ص ۳۸، مفتاح السعادۃ ومفتاح السیادۃ: ۱/۳۳۔

۴۔ سوانح حیات کیلئے حوالہ ''خاندان امام صدر شہید'' کے موضوع کے ضمن میں دیا جا چکا ہے۔

۵۔ ابن الحنائی: ورقہ ۲۶ ب، طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ) ص ۹۳۔

۶۔ سوانح حیات کیلئے سابق ذکر کردہ حوالہ دیکھئے: ۷۔ سوانح حیات کیلئے سابق ذکر کردہ حوالہ دیکھئے

۸۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الفوائد البہیۃ: ۱۵۰، الجواہر المضیۃ: ۱/۳۹۷ (۱۱۹۹)، طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ): ۹۹، طبقات ابن الحنائی: ورقہ ۲۸ آ۔

۹۔ التاریخ الکبیر (ذھبی) وملخص التاریخ الکبیر: ج ۸، ورقہ ۲۸، الاعلام بتاریخ اہل الاسلام (قلمی نسخہ) ج ۳، قسم ۲، ورقہ ۳۸۷ آ، الجواہر المضیۃ: ۱/۲۰۴ (۵۰۴)۔

۱۰۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: المنتظم: ۱۰/۲۲۴، اللباب: ۲/۱۳۸، تذکرۃ الحفاظ: ۴/۱۳۱۶ (۱۰۹۰)، مقدمہ کتاب التحبیر فی المعجم الکبیر ابن سمعانی از ڈاکٹر منیرہ ناجی سالم، ص ۱۹۔۲۸۔

امام محمد بن محمد بن محمد رضی الدین السرخسی متوفی ۵۴۴ھ مصنف محیط الرضوی یا محیط السرخسی۔(۱)

مسعود بن حسین الکشانی متوفی ۵۲۰ھ(۲)

ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الراشدانی الرغینانی متوفی ۵۹۳ھ مصنف ہدایہ۔(۳)

امام صدر شہید کی تصانیف:

امام صدر شہید نے اپنی تصنیفات کی ایک کثیر تعداد چھوڑی ہے جو بعد میں آنے والے فقہاء کی توجہ کا مرکز بنی رہیں اور انہوں نے ان کتابوں کے خلاصہ جات، شروح وتعلیقات لکھیں اور تبویب کی، ان کی بعض مشہور کتب یہ ہیں:

۱۔ الاجناس:

یہ کتاب الواقعات فی الفروع کے نام سے معروف ہے۔(۴) شاید یہ ان کی کتاب الواقعات الحسامیہ ہی ہے، اس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

۲۔ کتاب اصول الفقہ:

حاجی خلیفہ نے اس کتاب کو یہ نام دیا ہے: اصول حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن مازة الشہید ۵۳۶ھ، اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے، الحمدللہ مستحق الحمد الخ۔ یہ کتاب بہت سے ابواب وفصول پر مشتمل ہے۔(۵)

یہ کتاب علماء کی توجہ کا مرکز بنی رہی اور انہوں نے اس کی شروح وتعلیقات لکھی ہیں۔

۱۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیة: ۱/۱۱۰(۳۳۱)، الفوائد البہیة: ۱۸۸، تاج التراجم: ۵۸ (۱۷۲) طبقات ابن حنائی: ورقہ ۳۰ آ، طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ) ۱۰۴۔

۲۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: طبقات ابن حنائی: ورقہ ۲۴ آ، طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ)، ۸۳۔

۳۔ سوانح حیات کیلئے: الجواہر المضیة: ۱/۳۸۳ (۱۰۵۸)، تاج التراجم، ص ۴۲ (۱۲۴) طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ): ۱۰۱، طبقات ابن حنائی (قلمی نسخہ): ورقہ ۲۸ ب۔

۴۔ کشف الظنون: ۱/۱۱،۲/۱۹۹۸ء۔ ۵۔ کشف الظنون: ۱/۱۱۳۔

بروکلمان نے اس کا ذکر کیا ہے، تعلیقات کے قلمی نسخے موجود ہیں۔(۱)

۳۔ الجامع الصغیر فی الفروع:

یہ کتاب جامع الصدر الشہید کے نام سے معروف ہے، حاجی خلیفہ نے امام محمد بن حسن شیبانی کی جامع صغیر جس کو چوتھی صدی ہجری کے مشہور عالم، قاضی، امام ابو طاہر محمد بن محمد الدباس(۲) نے تالیف وتدوین کیا ہے، کی ترتیب وتدوین کا پس منظر بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے:

اس ترتیب کے مطابق صدر شہید امام حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن مازۃ متوفی ۵۳۶ھ کی کتاب (جامع صغیر) ہے جس کا آغاز الحمدللہ رب العالمین سے ہوتا ہے۔(۳)

امام صدر شہید اس کتاب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

''اس کتاب کے مسائل کا تعلق ان بنیادی مسئلوں سے ہے جو ہمارے ائمہ (احناف) کے بیان کردہ ہیں۔ میرے بعض احباب نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس کتاب (جس کی ترتیب وتدوین ابو طاہر الدباس کی ترتیب کے مطابق ہے) کے بیان کردہ ہر مسئلہ پر مختصر مگر جامع نکتہ بیان کروں اور زائد روایات واحادیث کو ترک کردوں، میں نے ان کی یہ درخواست قبول کرلی۔(۴)

یہ کتاب جامع الصدر الشہید کے نام سے مشہور ہے۔(۵)

قاضی ابوبکر محمد بن احمد بن عمر بخاری الملقب بہ ظہیر الدین (متوفی ۶۱۹ھ(۶) نے امام حسام کی اس جامع صغیر پر عمدہ فوائد لکھے ہیں جو الفوائد الظہیریۃ کے نام سے معروف ہے۔(۷) انہوں

۱۔ دیکھئے: بروکلمان: ۱/۶۴۰۔

۲۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۲/۱۱۶ (۳۵۴)، طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ): ۶۱، طبقات ابن حنائی: ورقہ ۱۸آ۔

۳۔ کشف الظنون: ۱/۵۶۳۔ ۴۔ تذکرۃ النوادر: ص ۵۷، کشف الظنون ۱/۵۶۳

۵۔ کشف الظنون: ۱/۵۶۳۔

۶۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۲/۲۰ (۵۳)، طبقات الفقہاء (طاش کبری زادہ): ۱۰۸، تاج التراجم: ص ۵۲ (۱۵۵)، طبقات ابن حنائی: ورقہ ۳۲آ۔

۷۔ الفوائد الظہیریۃ کا ایک قلمی نسخہ فاتح لائبریری میں موجود ہے۔ دیکھئے: دفتر فاتح کتب خانہ سی، ص ۱۴۰ (۲۴۴۱)۔

نے اس کتاب کے اصول کو اس طرح واضح کیا کہ کوئی چیز مبہم نہ رہی اور اس کے مفہوم ومعنی کو اس طرح اجاگر کیا کہ کوئی چیز مخفی نہ رہی، اس کا آغاز حامد اللہ تعالیٰ علی بلوغ نعمائه سے ہوتا ہے۔

جامع الصدر الشہید کی کئی شروح لکھی گئی ہیں، جن میں سے یہ مشہور ہیں:

شیخ بدرالدین عمر بن عبدالکریم الورسکی متوفی ۵۹۴ھ کی شرح، امام ابونصر احمد بن منصور الاسبیجابی متوفی ۵۰۰ھ کی شرح اور شیخ علاء الدین علی السمر قندی کی شرح۔(۱)

بروکلمان نے اس جامع صدر شہید کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا۔(۲) انہوں نے اس کتاب اور شروح الجامع الصغیر (اس کا ذکر بعد میں آ رہا ہے) کو ایک کتاب گردانا ہے اور کئی مقامات پر اس کتاب کے قلمی نسخوں کے وجود کا حوالہ دیا ہے۔

بروکلمان کے ذکر کردہ قلمی نسخوں کے علاوہ اس کتاب کے اور بھی قلمی نسخے موجود ہیں جو درج ذیل ہیں:

سات (قلمی) نسخے پبلک لائبریری محکمہ اوقاف بغداد میں۔(۳)

چار (قلمی) نسخے لائبریری عجائب گھر استنبول۔(۴)

ایک (قلمی) نسخہ لائبریری حسن پاشا الجلیلی مرحوم موصل۔(۵)

دو قلمی نسخے لائبریری مسجد فاتح استنبول۔(۶)

تین (قلمی) نسخے لائبریری عراقی عجائب گھر بغداد۔(۷)

۱۔ کشف الظنون: ۱/۵۶۳۔

۲۔ دیکھئے: Brock. G.L. 1/374, S. 1/640.

مزید دیکھئے: تاریخ الادب العربی (عربی ترجمہ): ۳/۲۵۳۔۲۵۴، (امام محمد کی سوانح حیات کے ضمن میں۔

۳۔ فہرست عربی مخطوطات پبلک لائبریری محکمہ اوقاف بغداد: ۱/۴۱۱۔۴۱۲ (۱۳۲۳۔۱۳۲۹)۔

۴۔ دیکھئے: F.E. Karatay: Top Kapi Sarayi muzesi Kutuphanesi Arabca Yazmalar Katalogu :2/283 No. 3419-3422.

۵۔ فہرست عربی مخطوطات، لائبریری محکمہ اوقاف موصل: ۱/۸۷ (۹/۸)۔

۶۔ دفتر فاتح کتب خانہ سی، ص ۹ (۱۵۴۵، ۱۵۴۶)۔

۷۔ فہرست فقہی مخطوطات: ۳۵۵۳، ۳۷۱۳، ۱۷۶۰۴۔

چھ (قلمی) نسخے مکتبہ ازہریۃ۔(۱)

ایک (قلمی) نسخہ میونسپل لائبریری اسکندریہ(۲) اس نسخے کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مصنف کے زمانے میں لکھا گیا ہے۔

چار (قلمی) نسخے مصری دارالکتب میں۔(۳)

۴۔شرح ادب القاضی از امام ابو یوسف:

اسماعیل پاشا بغدادی نے اس کا ذکر کیا ہے۔(۴)

۵۔شرح ادب القاضی از امام خصاف:

ہم نے اس کتاب کی تحقیق و تدقیق کی ہے، اس بارے میں ہم الگ تفصیل سے بیان کریں گے۔

۶۔شرح الجامع الصغیر:

امام ابوحنیفہ کے شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی کی تالیف کردہ الجامع الصغیر(۵) کی شروح میں سے یہ سب سے بہتر شرح ہے، طاش کبری زادہ نے اس شرح کو جامع صغیر کی سات معتبر شروح میں شمار کیا ہے۔(۶)

لکھنوی کہتے ہیں: میں نے امام صدر الشہید کی شرح جامع صغیر کا مطالعہ کیا ہے، یہ ایک مختلف اور مفید شرح ہے۔(۷)

امام صدر شہید اس کتاب کے مقدمہ میں اپنی تصنیف کردہ الجامع کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ جو حضرات اس کتاب کو نا کافی سمجھتے تھے انہوں نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس کو

۱۔ فہرست کتب مکتبہ ازہریہ تا ۱۳۶۴/۱۹۶۵ء: ج ۲، ص ۱۲۸۔۱۲۹۔

۲۔ میونسپل لائبریری اسکندریہ (فہرست فقہ امام ابوحنیفہ): ص ۱۲ (۵۲۴۹)۔

۳۔ فہرست عربی کتب تا ۱۹۲۱ء: ج ۱، ص ۴۱۳۔

۴۔ ہدیۃ العارفین: ۷۸۳/۱۔ ۵۔ تذکرۃ النوادر: ۵۷۔

۶۔ مفتاح السعادۃ: ۲۸۲/۲، ۲۰۱/۱۔ ۷۔ الفوائد: ۱۴۹۔

دوبارہ لکھوں اور روایات واحادیث اور مطالب کا اضافہ کروں، میں نے ان کی یہ درخواست قبول کرلی۔(۱)

علامہ عبدالحئ لکھنوی نے ملاعلی قاری سے یہ نقل کیا ہے کہ امام صدر شہید نے جامع صغیر کی تین شروح لکھی ہیں، مطول، متوسط اور متاخر۔(۲)

امام حسام شہید کی اس شرح الجامع الصغیر کے کئی قلمی نسخے عالمی لائبریریوں میں موجود ہیں جن کے بیشتر قلمی نسخوں کا بروکلماں نے ذکر کیا ہے۔(۳)

علاوہ ازیں اس کتاب کے وہ قلمی نسخے جن کو بروکلمان نے ذکر نہیں کیا درج ذیل ہیں:

دو قلمی نسخے گارت لائبریری پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ (۴)

ایک (قلمی) نسخہ پبلک لائبریری محکمہ اوقاف موصل۔(۵)

ایک (قلمی) نسخہ میونسپل لائبریری اسکندریہ۔

۱۳۱۰ھ کو ہند میں مولانا محمد بن عبدالحئ نے اس شرح کے بعض اجزاء کو امام محمد کی جامع صغیر کے حاشیہ پر شائع کرائے ہیں۔(۶)

اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر بعد کے بیشتر علماء نے اس کتاب سے عبارتیں نقل کی ہیں۔(۷)

۷۔شرح الجامع الکبیر:

اس کتاب کا متن امام محمد بن حسن شیبانی کی الجامع الکبیر ہے جو اسم بامسمی اور روایات و درایات کے بنیادی متون پر مشتمل ہے، فقہاء حنفیہ میں سے بڑے بڑے ائمہ نے اس کی شروح لکھی

۱۔ تذکرۃ النوادر: ۵۷۔۵۸، کشف الظنون: ۱/۵۶۳۔

۲۔ الفوائد: ۱۴۹۔

۳۔ تاریخ الادب العربی (عربی ترجمہ): ۳/۲۵۳۔۲۵۴۔

۴۔ عربی مخطوطات پرنسٹن یونیورسٹی لائبریری: ۵۰۰، ۵۰۱ (۱۶۷۲، ۱۶۷۳)۔

۵۔ فہرست مخطوطات محکمہ اوقاف موصل: ج ۲، ص ۲۵۶ (۲۱)۔

۶۔ میونسپل لائبریری (فقہ حنفی): ص ۱۲، ۳۲۔

۷۔ مثال کے طور پر دیکھئے فتاوی ہندیہ: ۴/۱۲۶، فتاوی بزازیہ: ۵/۲۰۰۔

ہیں۔ایک شرح امام صدر شہید حسام الدین عمر نے لکھی جن کا فقہاء حنفیہ میں ایک بہت بڑا مقام ہے، انہوں نے اس کتاب کا ایک خلاصہ بھی تیار کیا تھا جیسا کہ حاجی خلیفہ کہتے ہیں۔(۱) یہ کتاب ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔ اس کے قلمی نسخے موجود ہیں: جن کی طرف بروکلمان نے اشارہ کیا ہے۔(۲) علاوہ ازیں اس کا وہ قلمی نسخہ بھی ہے جس کا ذکر ترکی کے محمد علی قربوغا نے اپنی تصنیف قاموس الکتب وموضوعات المولفات نامی کتاب میں کیا ہے۔(۳)

اس کتاب کی بعض عبارتیں فتاویٰ ہندیہ میں نقل کی گئی ہیں۔(۴)

۸۔عمدۃ المفتی والمستفتی:

اس کتاب کا نام عمدۃ الفتاویٰ بھی ہے، حاجی خلیفہ نے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔اسماعیل پاشا بغدادی نے اس کا ذکر کیا ہے۔(۵) برلن لائبریری کے قلمی نسخہ کے مطابق اس کتاب کا آغاز یوں ہوتا ہے۔(۶)

الحمدللہ خالق الاشیاء ورازق الاحیاء......

بروکلمان نے اس کے قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے۔(۷)

علاوہ ازیں ایک قلمی نسخہ برمنگھم کی میگانا لائبریری میں(۸)، ایک نسخہ ازہریہ لائبریری میں(۹) اور دو نسخے دارالکتب المصریۃ میں موجود ہیں۔(۱۰)

۱۔ کشف الظنون:۱۔۵۶۹۔

۲۔ تاریخ الادب العربی (عربی ترجمہ):۳ ۲۵۰، جرمن نسخہ:۱/۶۴۰ .G.L.S۔

۳۔ دیکھئے: Mehmed Ali Kirboga (Alat li) Karman da Mukim Kamusul - Kutub Ve mevzuaatil muellefat, 1/132.

۴۔ فتاوی:۳/۵۳۹۔ ۵۔ ایضاح المکنون:۲/۱۲۴، ہدیۃ العارفین:۱/۷۸۳

۶۔ دیکھئے: W. Ahlwardt Die handschriften Verzeichnissf der Koniglichen bibiothek Zo Berlin : 4/257 No. 4812.

۷۔ دیکھئے: تاریخ الادب العربی (جرمن نسخہ): .G.L. 1/374 S. 1/640۔

۸۔ دیکھئے: Catalogue of the Migana Collection of manuscriptis, 4/42.

۹۔ فہرست کتب مکتبہ ازہریۃ:۲/۲۰۹۔ ۱۰۔ فہرست عربی کتب تا۱۹۲۱ء: ج۱، ص۴۴۵۔

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود و ترمذی)

۹۔ الفتاویٰ الصغریٰ:

یہ کتاب ان فتوؤں کا مجموعہ ہے جو امام حسام شہید نے جاری کئے تھے، انہوں نے اس کا نام الصغریٰ اس لئے رکھا تا کہ اس کتاب اور ان کی دوسری کتاب الفتاویٰ الکبریٰ کے درمیان فرق ہو جائے۔

امام صدر شہید کی یہ کتاب الفتاویٰ الصغریٰ فقہاء کی توجہ کا اسی طرح مرکز بنی رہی جس طرح ان کی کتاب الفتاویٰ الکبریٰ۔

حاجی خلیفہ کہتے ہیں:

نجم الدین یوسف بن احمد الخاصی متوفی ۶۳۴ھ(۱) نے اس کتاب کی تبویب کی، انہوں نے ان کی کتاب الکبریٰ کی بھی تبویب کی، اس کتاب کا آغاز اس عبارت سے ہوتا ہے: **بعد حمد الله تعالیٰ والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقه**...... الخ، انہوں نے اس کتاب کی ترتیب وتدوین میں ایسا اہتمام نہیں کیا جس طرح انہوں نے امام حسام کی کتاب الواقعات کی ترتیب میں کیا۔(۲)

اس کی ترتیب وتبویب کے بعد اس کتاب کا نام ''الفتاویٰ الخاصیۃ'' رکھ دیا گیا۔(۳)

حاجی خلیفہ کہتے ہیں کہ بعد میں امام یوسف بن ابی سعید ابن احمد السجستانی (۴) نے اس کتاب سے انتخاب کیا اور اس میں اضافے کئے اور اس کو منیۃ المفتی کا نام دیا۔(۵) اس میں انہوں

۱۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۲/۲۲۳(۶۹۹)، تاج التراجم: ۸۲(۲۵۳)۔

۲۔ کشف الظنون: ۲/۱۲۲۴۔۱۲۲۵۔

۳۔ ''فتاویٰ خاصیۃ: کے دو قلمی نسخے دار الکتب (فقہ حنفی): ۸۱۶، ۸۱۷ میں ہیں۔ انہیں دونسخوں کے فوٹو اسٹیٹ معہد المخطوطات میں موجود ہیں، دیکھئے: فہرس المخطوطات المصورۃ: ۱/ ۲۶۸ (۱۲۴، ۱۲۵) ایک قلمی نسخہ ینی جامع (۶۳۹) میں ہے۔ بروکلمان نے قاہرہ میں اس کتاب کے دو قلمی نسخوں کی طرف اشارہ کیا ہے، دیکھئے G.L.1/374, S. 1/640.۔

۴۔ سوانح حیات کیلئے دیکھئے: تاج التراجم:)۸(۲۵۴)۔

۵۔ منیۃ المصلی کے کچھ قلمی نسخے قلیج علی پاشا (قلیج علی پاشا کتب خانہ سی دفتری: ص ۳۲ (۵۰۳) اور عاطف آفندی (کتب خانہ عاطف آفندی، ص ۶۹ (۱۱۷۵) میں موجود ہیں۔ پانچ قلمی نسخے مسجد فاتح (دفتر فاتح کتب خانہ سی ص ۱۴۳ (۲۴۷۷۔۲۴۸۸) اور دو قلمی نسخے اسکندریہ (میونسپل لائبریری (فقہ حنفی) ص ۶۸ (۱۷۳۴ ب، ۳۶۷۴ ج) میں موجود ہیں۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید) ☆☆☆

نے عمدہ چیزیں اور پرمغز مطالب شامل کر دیئے، لیکن احادیث و احکام اور زوائد روایات کو بیان کر کے اس قدر اس کو طویل کر دیا کہ کتاب ضبط سے باہر ہوگئی۔(۱)

بعض اوقات اس الفتاویٰ الصغریٰ کو فتاویٰ حسام الدین (۲) اور فتاویٰ الصدر الشہید (۳) کا نام بھی دے دیا جاتا ہے، یہ کتاب امام حسام کی کتاب الواقعات کے علاوہ ہے، الواقعات کا ذکر آگے آرہا ہے، بہت سے مواقع پر اصحاب فتاویٰ نے الفتاویٰ الصغریٰ کے حوالے دیئے ہیں۔(۴) اس کتاب کے قلمی نسخے موجود ہیں، بعض نسخوں کی طرف بروکلمان نے اشارہ کیا ہے۔(۵) اس کے علاوہ بھی اس کا ایک قلمی نسخہ مدرسۃ النبی شیت موصل میں (۶) اور دو نسخے دارالکتب المصریۃ میں ہیں۔(۷)

۱۰۔ الفتاویٰ الکبریٰ:

یہ کتاب الفتاویٰ الصغریٰ کے علاوہ ہے، حاجی خلیفہ کہتے ہیں کہ اس کا آغاز "الحمدلله مصور النسم و مقدر القسم و رازق الامم" سے ہوتا ہے......الخ، امام حسام الدین فرماتے ہیں: جب مجھ سے چند امور سے متعلق ان فتوؤں کے بارے میں دریافت کیا گیا جن سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو رہا تھا تو حقیقت کے علم بردار حضرات نے مجھے اس امر پر آمادہ کیا کہ میں ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں فقیہ ابو اللیث کی النوازل والعیون، ابو العباس الناطفی کی الواقعات، فتاویٰ امام ابوبکر محمد بن الفضل اور فتاویٰ اہل سمرقند کو یکجا کر دوں۔ چنانچہ میں نے اس کتاب کی

۱۔ کشف الظنون: ۲/ ۱۲۲۵۔ ۲۔ کشف الظنون: ۲/۱۲۲۲۔

۳۔ کشف الظنون: ۲/۱۲۲۴۔

۴۔ بطور مثال دیکھئے: فتاویٰ ہندیہ: ج ۴، ص ۱۶، ۶۵، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۱۱، ج ۵، ص ۲۱۷، ۲۲۶، ۲۳۲، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۵۱، ۳۷۰، فتاویٰ بذازیہ: ج ۴، ص ۱۶۴، ج ۵، ص ۱۷۵، ۲۱۸، ۳۰۶، ۳۴۹، ۳۸۴، ۴۱۸، فتاویٰ قاضی خان: ج ۲، ص ۴۰۹، حاشیہ ردالمحتار (ابن عابدین) ۵/ ۳۹۵۔

۵۔ دیکھئے: .G.L. 1/374, S. 1/640۔

۶۔ فہرست مخطوطات اوقاف لائبریری موصل: ۲/ ۱۵۸ (۷۸۵) مخطوطات موصل (داود جلبی): ص ۲۱۹ (۱۳۶)۔

۷۔ فہرست عربی کتب تا (۱۹۲۱ء: ۱/ ۴۴۸)۔

تصنیف شروع کردی اور النوازل کے مسئلوں کو ''ن'' کی علامت، الواقعات کو ''و'' سے امام ابوبکر کے فتاویٰ کے مسئلوں کو ''ب'' اور فتاویٰ اہل سمرقند کو ''س'' کی علامت سے بیان کیا۔ بخارا کے نائب قاضی محمد بن محمد بن عمر کہتے ہیں: ''یہ کتاب تخمیس میں اس لئے تحریر کی گئی ہے تاکہ مذکورہ حروف کی علامات کے ذریعہ مراد کا پتہ چل سکے، اگرچہ تجنیس کے مصنف نے اس سے بحث نہیں کی۔

یوسف بن احمد الخاصی نے اس کی تبویب کی ہے، انہوں نے فتاویٰ صغریٰ کی بھی تبویب کی تھی۔(۱)

امام حسام الدین صدر شہید کی اس کتاب الفتاویٰ الکبریٰ کا نام فتاویٰ ہندیہ میں کئی جگہ آیا ہے۔(۲)

فتاویٰ کبریٰ کے قلمی نسخے موجود ہیں، بعض نسخوں کی طرف بروکلمان نے اشارہ کیا ہے۔(۳) علاوہ ازیں درج ذیل نسخے بھی ہیں:

ایک قلمی نسخہ جسٹر بیٹی آئرلینڈ لائبریری میں۔(۴)

تین نسخے لائبریری مسجد فاتح استنبول میں۔(۵)

۱۱۔ کتاب التراویح: یہ ایک جزء ہے۔(۶)

۱۲۔ کتاب التزکیۃ: یہ ایک مختصر کتاب ہے۔(۷)

۱۔ کشف الظنون: ۲/۱۲۲۸۔

۲۔ فتاویٰ ہندیہ (مثال کے طور پر دیکھئے): ج ۳، ص ۴۱۸، ۴۲۳، ج ۵، ص ۱۶۴، ۱۸۳، ۲۱۵، ۳۴۹، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۸۔

۳۔ دیکھئے: G.L. 1/374, S. 1/640.

۴۔ Arinur J. Arberry : The Chester Beatrary a hand its of the arabic manuscripts No. 3545.

۵۔ دفتر فاتح کتب خانہ سی، ص ۳۹، (۲۴۱۰۔۲۴۱۲)۔

۶۔ کشف الظنون: ۲/۱۴۰۳، ہدیۃ العارفین: ۱/۷۸۳۔

۷۔ کشف الظنون: ۲/۱۴۰۴، ہدیۃ العارفین: ۱/۷۸۳۔

فہرست نوادر المخطوطات العربیۃ کے مطابق اس کتاب کا آغاز یوں ہوتا ہے:"وبعد فانی لما اشتغلت بکتابة شرح مختصر الکافی التمس الفقهاء منی ان اکتب شرح الکتب التی لم یذکرها الحاکم الشهید" کوبریلی ۴/۶۸۹، ورقہ ۱۹۳آ۔۲۰۱آ، یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں حصیری خط میں نقل کیا گیا۔

اس کتاب کے مقدمہ سے یہ معلوم ہوتا ہے شارح (امام صدر شہید) نے حاکم شہید کی مختصر الکافی کی شرح بھی لکھی تھی، علاوہ ازیں ان کی ایک کتاب "الزیادات" کی شرح پر بھی ہے، ملہ تذکرہ نگاروں نے ان کی ان تصنیفات کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

۱۳۔ کتاب الشیوع:

شاید اس کا نام کتاب البیوع ہے۔(۱)

فہرست نوادر مخطوطات میں اس کتاب کا نام "مسائل الشیوع" ہے، اور اس کا آغاز ان الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے: تفصیل ما اختلف من مسائل الشیوع وما اتفق علیه فالکلام فی معرفة مسائل الشیوع۔

اس کتاب کا قلمی نسخہ کوبریلی میں موجود ہے: ۶۸۹، یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں حصیری نسخہ سے نقل کیا گیا ہے۔

۱۴۔ کتاب طبخ العصیر:

یا اس کا نام طبخ العصیر ہے۔(۲) کتاب مسائل طبخ العصیر بھی اس کا نام استعمال ہوا ہے۔ بروکلمان نے اس کے قلمی نسخے کی طرف اشارہ کیا ہے جو لیدن میں موجود ہے۔(۳) اس کتاب کا آغاز یوں ہوتا ہے: اعلموا وفقکم الله وایانا أنه تحتاج مسائل طبخ العصیر الی معرفة...... اس کا قلمی نسخہ کوبریلی میں موجود ہے: ۶۸۹، یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں حصیری نسخہ سے نقل کیا گیا۔

۱۔ کشف الظنون: ۲/۱۴۳۱، ہدیۃ العارفین: ۱/۷۸۳۔

۲۔ کشف الظنون: ۲/۱۴۳۵، ہدیۃ العارفین: ۱/۷۸۳۔

۳۔ دیکھئے: Brock g.L. 1/374.۔

فرض وہ امر ہے جس کے کرنے کا لازمی مطالبہ کسی دلیل قطعی سے ثابت ہو (اصول فقہ)

۱۵۔ کتاب الوقف والابتداء: (۱)

اس کتاب کا آغاز یوں ہوتا ہے: الحمدللہ رب العالمین...... یحتاج بمعرفة کتاب الوقف الی معرفة......، اس کا قلمی نسخہ مراد منلا استنبول میں موجود ہے: ۲/ ۷۳۱، یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں تحریر کیا گیا۔

۱۶۔ الواقعات الحسامیة فی مذہب الحنفیة:

یہ کتاب حنفی مسلک کے مطابق ان فقہی احکام کا مجموعہ ہے جن کے بارے میں متقدمین فقہاء کی کوئی نص نہیں، اس کوالاجناس کا بھی نام دیا گیا ہے، یہ کتاب سابق ذکر کردہ الفتاویٰ الکبری کا منتخب مجموعہ ہے، بعد میں اس کی تہذیب کر کے عصری تقاضوں کے مطابق اس میں اضافے کر دیئے گئے۔ حاجی خلیفہ کہتے ہیں کہ امام حسام الدین صدر شہید متوفی ۵۳۶ھ کی واقعاتُ الحسامی معروف بہ الاجناس میں ابو اللیث کی النوازل اور ناطفی کی الواقعات جمع کر دی گئی ہیں، امام حسام نے فتاویٰ ابوبکر محمد بن الفضل اور فتاویٰ اہل سمرقند سے بھی مواد لیا ہے۔ انہوں نے ان کتب کو یکجا کر کے اس انداز سے ترتیب دیا کہ حاکم شہید کی المختصر جیسی کتاب ہوگئی، اس کے ابواب کو النوازل کی طرح رکھا، حرف ''ع'' سے العیون کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے حرف ''و'' سے الواقعات، حرف ''ب'' سے الشیخ ابوبکر اور ''س'' سے فتاویٰ سمرقند مراد لیا ہے، امام محمد بن محمد الرشید الکاشغری (متوفی ۷۰۵ھ) نے ۶۸۷ھ میں اربل کے مقام پر اس کا منتخب مجموعہ تیار کیا اور تہذیب الواقعات کا نام دیا۔ (۲)

محمود بن احمد بن عبدالعزیز متوفی ۶۱۶ھ (مصنف کے بھتیجے اور محیط برہانی کے مصنف) نے اس کی ترتیب وتدوین کی اور اس میں مناسب اضافے کیے۔

شیخ نجم الدین یوسف بن احمد الخاصی (متوفی ۶۳۴ھ) نے بھی اس کتاب کی ترتیب و تدوین کی جیسا کہ ابن طولون نے بیان کیا ہے۔ (۳)

۱۔ کشف الظنون: ۲/ ۱۴۷۱۔

۲۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ لائبریری حسن پاشا الجلیلی میں موجود ہے: ۹/۳۶، مزید دیکھئے فہرست مخطوطات اوقاف لائبریری موصل: ج ۱، ص ۹۷۔ ۹۸۔

۳۔ کشف الظنون: ۲/ ۱۹۹۸۔ ۱۹۹۹۔

واجب وہ امر ہے، جس کے کرنے کا لازمی مطالبہ کسی دلیل ظنی سے ثابت ہو (اصول فقہ)

امام ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل المرغینانی مصنف ہدایہ (متوفی ۵۹۳ھ) نے "التجنیس والمزید وہو لاهل الفتویٰ خیر عتید" (۱) نامی کتاب تصنیف کر کے امام صدر شہید کی اس کتاب کا تتمہ بنا دیا۔

بعد ازاں ظہیر الدین ابو المکارم اسحاق بن ابی بکر الحنفی (متوفی ۷۱۰ھ) نے اس کتاب میں مزید اضافے کئے اور اس کو "الفتاویٰ الولواجیۃ یا الظہیریۃ" کا نام دیا، ظہیر الدین اپنی اس کتاب کے مقدمے میں کہتے ہیں کہ شیخ، امام حسام الدین، تمام لوگوں اور خاص طور سے کتاب الجامع النوازل الاحکام کا خلاصہ تیار کر کے طالبان ومشتاقان علم کی راہ کو مختصر کر دیا، پھر اس خادم دین (ظہیر الدین) کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ وہ امام صدر شہید کی کتاب میں موجود مواد کو تفصیل سے بیان کرے۔ و دیگر ضروری امور و مسائل کا اضافہ کرے اور امام محمد بن حسن کی کتب سے اخذ کردہ اس مواد کو شامل کرے جس کے جاننے کے لئے مفتیوں کو ضرورت پڑتی ہے تاکہ فقہ وقواعد فقہ میں یہ ایک جامع کتاب بن جائے۔(۲)

الواقعات الحسامیہ" فقہاء کی توجہ کی مرکز رہی جیسا کہ یہ اضح ہوتا ہے کہ ان کی کتب میں اس کی کثیر عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔(۳) جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کتاب ان کی نگاہ میں قابل اعتماد تھی، اس کتاب کے قلمی نسخے موجود ہیں، بروکلمان نے بعض نسخوں کا ذکر کیا ہے۔(۴)

علاوہ ازیں اس کے درج ذیل نسخے بھی ہیں۔

۱۔ اس کتاب کے قلمی نسخوں کیلئے دیکھئے: مسجد فاتح: ۱۵۰۵، فہرست مخطوطات ۲۵۶/۱ (۱۷)۔ دفتر کتب خانہ داماد ابراہیم پاشا: ص ۴۷ (۶۸۰)، ازہریۃ لائبریری میں چار نسخے ہیں۔ ۲/۱۱۴۔۱۱۵، میونسپل لائبریری اسکندریہ (فقہ حنفی) ص ۱۱ (۲۱۲۴)۔

۲۔ کشف الظنون: ۱۲۳۱، علامہ لکھنوی کی یہ رائے ہے کہ الفتاویٰ الولواجیہ کے یہ مصنف نہیں جیسا کہ حاجی خلیفہ نے کہا ہے بلکہ اس کے مصنف عبدالرشید بن ابو حنیفہ بن عبدالرزاق ابو الفتح ظہیر الدین الولواجی متوفی ۵۴۰ھ ہیں۔ دیکھئے: الفوائد البہیۃ: ص ۹۴۔

۳۔ دیکھئے: فتاویٰ ہندیہ: ج ۲، ص ۴۲۳، ۴۴۱، ۴۵۵، ج ۳، ص ۴۵۴، ۴۶۷، ۵۳۱، ج ۴، ص ۱۲، ۹۶، ۹۷، ۱۱۷، فتاوی بزازیۃ: ۱۶۴/۴، ۱۳۴/۵، ۱۶۵، ۲۶۲، فتاویٰ قاضی خان، ۴۵۶/۲، مفتاح السعادۃ: ۶۰۲/۲، ۶۰۳، حاشیہ رد المحتار (ابن عابدین): ۳۵۴/۵، ۴۰۱۔

۴۔ دیکھئے: .Brock. G.L. 1/374, S. 1/640۔

یاد رہے کہ: کبھی واجب کے لفظ کا اطلاق فرض وواجب دونوں پر ہوتا ہے (اصول فقہ)

چار قلمی نسخے فاتح لائبریری میں ہیں۔(۱)

ایک نسخہ برلن میں۔(۲)

دو نسخے عجائب گھر استنبول میں۔(۳)

ازہریہ لائبریری میں ''فتاویٰ الاجناس'' کے عنوان سے ایک قلمی نسخہ موجود ہے مگر اس کا مصنف معلوم نہیں (۴) ہوسکتا ہے یہ وہی قلمی نسخہ ہو جس کے بارے میں ہم بیان کررہے ہیں۔

ایک قلمی نسخہ مصری دارالکتب میں موجود ہے جس کا عنوان ہے ''واقعات الحسامی''(۵)

۱۷۔ کتاب النفقات:

حاجی خلیفہ نے اس کتاب کو امام صدر شہید کی تصنیف قرار دیا ہے۔(۶) مگر انہوں نے صرف اتنا بیان کیا ہے کہ کتاب النفقات از صدر شہید، بغدادی نے بھی یہی بیان کیا ہے۔(۷) بروکلمان نے امام صدر شہید کی سوانح حیات کے ضمن میں اس کتاب کا کوئی ذکر نہیں کیا۔(۸) کیا یہ کتاب امام صدر شہید کی مستقل تصنیف ہے یا درج ذیل کتاب ہے؟

۱۸۔ شرح کتاب النفقات از امام خصاف:

حاجی خلیفہ اور دیگر سوانح نگاروں نے امام صدر شہید کی اس کتاب کا کوئی ذکر نہیں کیا، مگر بروکلمان اور فؤاد سزگین دونوں نے امام خصاف کی سوانح حیات کے ضمن میں یہ بیان کیا ہے کہ امام حسام شہید نے امام خصاف کی کتاب النفقات کی شرح لکھی ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ عالمی لائبریریوں میں اس کتاب کے قلمی نسخے موجود ہیں۔(۹)

۱۔ دفتر فاتح کتب خانہ: سی ص ۱۴۳ (۲۴۸۹۔۲۴۹۲)۔

۲۔ دیکھئے: W. Alwardt. 4/336 No. 4959.

۳۔ F.E. Karatay : Top kapi Sarayi muzesi Kutuphanesi arabca Yazmalar Katalogu 2/419 No. 3547, 3548.

۴۔ فہرست کتب ازہریہ لائبریری: ۲/۲۱۴۔ ۵۔ فہرست کتب تا ۱۹۲۱ء: ۱/۴۲۳۔

۶۔ کشف الظنون: ۲/ ۱۹۷۰ء۔ ۷۔ ہدیۃ العارفین: ۱/۷۸۳۔

۸۔ دیکھئے: Brock G.L. 1/374, S. 1/639-640.

۹۔ دیکھئے: تاریخ الادب العربی از بروکلمان (عربی ترجمہ): ۳/۲۶۰، فؤاد سزگین: ۱/۴۳۸۔

مقدماتِ فرض وواجب کا بھی وہی حکم ہے جو فرض اور واجب کا ہے (اصول فقہ)

غالب گمان یہ ہے کہ اس شرح اور سابق ذکر کردہ کتاب ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں، جیسا کہ امام حسام نے سابق فقہاء کی بہت سی کتابوں کی شروح لکھیں اور ان کی ترتیب وتدوین کی۔ انہوں نے امام خصاف کی اس کتاب کی بھی شرح لکھی تھی اس طرح اصل متن بھی ان کے نام کی طرف منسوب ہوگیا۔ یہ شرح حیدر آباد سے ۱۳۴۹ھ میں شائع ہوچکی ہے۔(۱)

کتاب التکملۃ:

جامع فاتح استنبول کی لائبریری میں موجود ایک قلمی نسخہ کا یہی عنوان ہے اور یہ امام حسام کی طرف منسوب ہے۔(۲) مگر کسی دوسرے مآخذ سے اس کا کوئی ذکر یا اشارہ نہیں ملا۔

۲۰۔ فتاویٰ الذخیرۃ:

فہرست مخطوطات کے ایک قلمی نسخہ پر یہی عنوان درج ہے۔(۳) اور اس کی ایک جانب یہ لکھا ہوا ہے: تألیف حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن مازۃ متوفی ۵۳۶ھ یہ نسخہ لائبریری عجائب گھر محکمہ اوقاف قاہرہ میں موجود قلمی نسخہ کا فوٹو اسٹیٹ ہے۔ لائبریری مسجد فاتح میں ذخیرہ برہانیہ کے دس قلمی نسخے موجود ہیں۔(۴) اس کی ایک جانب اس کے مصنف کا نام حسام الدین برہان الائمہ لکھا ہوا ہے۔ صرف اس پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کیا واقعۃً اس کے مصنف یہی ہیں؟

غالب گمان یہ ہے کہ اس پر امام حسام کا نام سہواً لکھا گیا ہے، اس لئے کہ ذخیرہ برہانیہ (جس کا تعلق فروع حنفیہ سے ہے) اور محیط برہانی کو ان کے بھتیجے یعنی برہان الدین محمود بن احمد بن عبدالعزیز بن مازہ البخاری نے تصنیف کیا ہے، مذکورہ فہرست مخطوطات میں اس کی چار جلدیں موجود ہیں۔(۵) اس کا ایک قلمی نسخہ لائبریری جسٹر بیٹی آئرلینڈ میں ہے۔(۶) بروکلمان نے اس کے دیگر

۱۔ سابق دونوں ذکر کردہ حوالے۔ ۲۔ دفتر فاتح کتب خانہ سی: ص ۸۹ (۱۵۳۴)۔

۳۔ فہرست مخطوطات: ۱/۲۶۹ (۱۲۷) فقہ حنفی۔

۴۔ دفتر فاتح کتب خانہ سی: ص ۱۳۳ (۲۳۰۸۔۲۲۱۷)۔

۵۔ فہرست مخطوطات مصورۃ: ۱/۲۶۱ (۵۷) فقہ حنفی۔

۶۔ دیکھئے: A.J. Arberry: The Chester Beatty Library, handlist of the Arabic manuscripts: 4/42 No. 3867.

قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے۔(۱) یہ کتاب مشہور و معروف ہے۔(۲)

فہرست نوادر المخطوطات میں اس کتاب کو "الذخیرۃ فی الفتاویٰ" کا نام دیا گیا ہے۔ کتاب کا آغاز اس عبارت سے ہوتا ہے: الحمدللہ مستحق الحمد و الثناء..... جمیع مسائل قد استغنی عنھا و احال جواب کل مسألہ الی کتاب موثوق بہ او الی امام معتمد علیہ۔

اس کتاب کا قلمی نسخہ عجائب گھر محکمہ اوقاف میں موجود ہے: ۱۷۸۸، یہ نسخہ آٹھویں صدی ہجری میں تحریر کیا گیا ہے اور اس کے کل ۱۹۱ اوراق ہیں، ابراہیم بن علی ابن احمد حنبلی نے قاہرہ میں بروز منگل ماہ صفر ۷۲۹ھ کو اس نسخے کا اصل کے ساتھ مقابلہ کیا تھا۔

۲۱۔ کتاب المنتقی :

الفوائد البہیۃ کے مصنف نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔(۳)

۲۲۔ کتاب مسائل دعویٰ الحیطان واطرق و مسائل الماء :

بروکلمان نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس کے قلمی نسخوں کو بھی بیان کیا ہے۔(۴)

فہرست نوادر المخطوطات کے مطابق یہ کتاب ۱۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ اور اسکا آغاز یوں ہوتا ہے: الحمدللہ علی نعمہ الظاھرۃ..... وبعد وجدت مسائل دعوی الحیطان والطرق ومسیل الماء من اصعب المسائل ......الخ۔ کتاب کے دو قلمی نسخے ہیں، ایک نسخہ کوبریلی میں ۵/۶۸۹ (۲۰۳ تا ۲۱۹آ) یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں حصیری نسخہ سے نقل کیا گیا ہے۔ دوسرا نسخہ شہید علی میں: ۱۰۶۱، یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں حصیری نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔(۷۵ب تا ۹۰ب)

۱۔ دیکھئے: Brock G.L. 1/375, S. 1/642.

۲۔ کشف الظنون: ۸۲۳۔۸۲۴، الفوائد البہیۃ: ۲۰۵، ۲۰۶، تاج التراجم: ۷۰(۲۱۲) تذکرۃ النوادر: ۶۰۔۶۱۔

۳۔ الفوائد البہیۃ: ۱۴۹۔

۴۔ دیکھئے: Brock. G.L.1/374, S. 1/640.

۲۳۔ کتاب المبسوط فی الخلاقیات :

طاش کبری زادہ(۱) اور ابن قطلو بغا(۲) نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۴۔ کتاب خیرات الفقراء :

بروکلمان نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے، اور انہوں نے اس کے قلمی نسخے کو بھی بیان کیا ہے۔(۳)

۲۵. زلة القاری :

اس کتاب کا آغاز اس طرح ہوتا ہے: **اعلموا وفقکم اللہ تعالیٰ وایانا لمراشد الامور۔**

اس کتاب کا قلمی نسخہ بریلی میں موجود ہے: ۶۸۹، یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں حصیری نسخہ سے نقل کیا گیا ہے۔

جدید اور قدیم تذکرہ نگاروں نے امام صدر شہید کی اس تصنیف کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

ہم خریدار ہیں .... رسالہ ردی والے کو نہ دیں

بعض طلبہ اور عام قارئین رسائل پڑھنے کے شوقین تو ہوتے ہیں مگر چند رسائل جمع ہو جائیں تو ردی والے کو بیچ دیتے ہیں۔ مجلّہ فقہ اسلامی کے سابقہ شمارے اگر آپ کے پاس ہیں اور اب یہ آپ کے کام کے نہیں رہے تو براہ کرم ردی میں بیچنے یا کسی کو دینے کی بجائے ہمیں واپس کر دیجئے ہم ردی والوں سے زیادہ قیمت پر خریدیں گے اور ان سابقہ شماروں کی رقم مع ڈاک خرچ شکریہ کے ساتھ آپ کو ارسال کر دیں گے اور اگر آپ چاہیں تو ان کے بدلے آئندہ سال رسالہ مفت آپ کو بھیجتے رہیں گے۔

۱۔ مفتاح السعادۃ: ۲/۲۷۷۔

۲۔ تاج التراجم: ۴۷۔

۳۔ دیکھئے: Brock. G.L. S. 1/640.۔